سوال

(906) خاندانی منصوبہ بندی کس حد تک جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس کے علاوہ جلد نمبر ۵۰ شمارہ ۱۷ احکام و مسائل کے کالم میں ، ص: ۸ پر آخری سوال کہ خاندانی منصوبہ بندی کس حد تک کرنا جائز ہے؟ تو اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اسلام منصوبہ بندی کا قائل نہیں۔ راقم الحروف کو اس نظریہ سے اختلاف ہے۔ میرے ناقص مطالعہ کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی منصوبہ بندی کی ایک شکل ہے اور بعد میں اس پر عمل جاری رہا۔ اور حضورِ اکرم ﷺ کے زمانہ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو جائز سمجھتے تھے۔ اس کے شواہد بخاری و مسلم میں ہیں۔ اس کے متعلق جو روایتیں ملتی ہیں ان پر آپ بحث کریں کہ ان کا مطلب یہ ہے؟ یہ کس لیے ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ یا اگر مجھے کہیں تو میں آپ کو ایک مضمون بھی لکھ کر بھیج سکتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے سوالات پر غور فرما کر مجھے جواب سے نوازیں گے۔ (فیصل مختار) (۳جولائی ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منصوبہ بندی اور عزل میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں قطع نسل مقصود ہوتا ہے جب کہ فعل عزل عارضی اور وقتی شئے ہے۔ اس کے باوجود بسا اوقات حمل ہو جاتا ہے۔ پھر فعل عزل کو بھی شرع یمکروہ سمجھا گیا ہے۔ جواز کی صورت میں عورت کی رضا سے معلّق کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے لذت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا منصوبہ بندی کو عزل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:615

محدث فتویٰ